شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ

معہ

غایۃ المامول فی تتمۃ منہج الوصول فی تحقیق علم الرسول

الشیخ علامہ سید احمد آفندی برزنجیؒ مفتی مدینہ منورہ (زادہا اللہ شرفاً وعظماً)

ترغیم حزب الشیطان بتصویب حفظ الایمان

مولانا ابو الرضا محمد عطاء اللہ صاحب قاسمی بہاریؒ

ترتیب و تقدیم

حضرت مولانا قاری عبد الرشیدؒ
سابق استاذِ حدیث و تفسیر جامعہ مدنیہ لاہور

دار الکتاب
کتاب مارکیٹ، غزنی سٹریٹ
اردو بازار، لاہور 7235094

نام کتاب ۱ : الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب: معہ
〃 〃 ۲ : غایۃ المأمول فی تتمۃ منہج الوصول فی تحقیق علم الرسول : و
〃 〃 ۳ : ترغیم حزب الشیطان بتصویب حفظ الایمان :
مصنف ۱ : شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ
〃 ۲ : الشیخ علامہ سید احمد آفندی برزنجیؒ مفتی مدینہ منورہ (زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً)
〃 ۳ : مولانا ابوالرضا محمد عطاء اللہ صاحب قاسمی بہاریؒ
طبع اول : بصورت مجموعہ (ستمبر 1979ء) (انجمن ارشاد المسلمین)
طبع ثانی : بصورت مجموعہ (مئی 2004ء)
ناشر : دارالکتاب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
طابع : حاجی حنیف اینڈ سنز
قیمت : 200 روپے

باہتمام
حافظ محمد ندیم

لیگل ایڈوائزر
مہر عطاء الرحمٰن ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
0300-4356144, 042-7241945

یہاں سے واضح ہوگیا ہے کہ مولانا مدنی رح ابتدا کرنے والوں میں سے نہیں ہیں بلکہ احمد رضا خان صاحب کی " شدید تنقیدات " اور علماء دیوبند کی " مسلسل خاموشی " کے بعد جب پانی سر سے گزر گیا تو بدرجہ مجبوری " شہاب ثاقب " کی تالیف عمل میں آئی۔ اور رہی یہ بات کہ حضرت مدنی مرحوم و مغفور کی زبان احمد رضا خان صاحب کے مقابلہ میں تہذیب وشائستگی سے گری ہوئی ہے تو جب تک تصویر کا دوسرا رخ سامنے نہ ہو فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے بطور نمونہ صرف مذکورہ تین کتابوں کا لب ولہجہ اور ان میں ذکر شدہ کلمات سب وشتم میں سے کچھ کلمات قارئین کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔

۱ : اشقیاء (بدبخت)۔
۲ : یہ سب کے سب مرتد ہیں۔
۳ : بیدینی و بدمذہبی کے خبیث سردار۔
۴ : ہر خبیث بفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر۔
۵ : فاجر۔
۶ : سب کافروں سے کمینہ تر کافر۔
۷ : ملحد۔
۸ : کذاب۔
۹ : بددین۔
۱۰ : زیاں کار۔
۱۱ : گمراہ۔
۱۲ : ستمگار۔
۱۳ : دوزخ کے کتے۔
۱۴ : شیطان کے گروہ۔
۱۵ : مفتری (بہتان باندھنے والے)۔
۱۶ : ظالم۔
۱۷ : ان کی کہاوت کتے کی طرح ہے کہ تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے۔
۱۸ : توبہ سے محروم۔
۱۹ : فجرو۔
۲۰ : گمراہ گر۔
۲۱ : اپنی سرکشی میں اندھے ہو رہے ہیں۔
۲۲ : کافروں سے بدتر۔
۲۳ : اللہ نے ان پر لعنت کی۔
۲۴ : متمرد (سرکش)۔
۲۵ : بدمذہب۔
۲۶ : دہریلے۔

۲۷ : سو کافروں سے دین میں ان کی مضرت سخت تر۔

۲۸ : بدکار۔

۲۹ : ملعون۔

۳۰ : خبیثوں کی لڑی میں بندھے ہوئے۔

۳۱ : گھناونی گندگیوں میں لتھڑے۔

۳۲ : ہر ذلیل سے زیادہ ذلیل۔

۳۳ : ان کا ٹھکانہ ٹھیک جہنم۔

۳۴ : زندیق۔

۳۵ : قیامت تک ان پر وبال۔

۳۶ : شیطان۔

۳۷ : زہر دیئے ہوئے کجی والے۔

۳۸ : خواہش نفس کے پیرو کار۔

۳۹ : اللہ نے ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔

۴۰ : ابلیس لعین کے پیرو کار۔

۴۱ : تکذیب خدا کرنے والے کے دم چھلے۔

۴۲ : دغا باز۔

۴۳ : مکار۔

۴۴ : دین میں خائن (خیانت کرنیوالے)

۴۵ : شیطان کے چیلے۔

۴۶ : حق کے معاند۔

۴۷ : اہلسنت کے شہابوں سے جل کر خاک سیاہ۔

۴۸ : سزاوار تذلیل۔

۴۹ : مردود۔

۵۰ : مشرک۔

۵۱ : جھگڑالو۔

۵۲ : ہٹ دھرم۔

۵۳ : دین سے نکل گئے، جیسے تیر نشانے سے۔

۵۴ : بکواس کرنے والے۔

۵۵ : انکا شیخ (استاد و پیر) ابلیس۔

۵۶ : بدگو۔

۵۷ : ابلیس لعین کو خدا کا شریک مانا۔

۵۸ : او اعلم میں اُلو۔ گدھے کتے۔ سؤر کے ہمسر۔

۵۹ : چوپایوں سے بڑھ کر گمراہ ہوئے۔

۶۰ : منہ بھر کر اللہ و رسول کو گالیاں دینے والے

۶۱ : معاندین و دشمنان دین۔

۶۲ : براہ اغوا و تلبیس و شیوۂ ابلیس وہ باتیں بناتے ہیں۔

۶۳ : چند شیطانی مکر پیش کرتے ہیں۔

۶۴ : (اے اللہ) انہیں تمام خلق میں نکما کر۔

۶۵ : انہیں عاد و ثمود کی طرح ہلاک کر۔

۶۶ : ان کے گھر کھنڈر کر دے۔

۶۷ : اللہ ان کی ناک خاک میں رگڑے۔

۶۸ : ان پر اور ان کے مددگاروں پر اللہ کی لعنت۔

۶۹ : جو ان کے کفر میں شک کرے کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی کوئی شبہ نہیں۔

۷۰ : لچی والے بکتے ہیں۔

۷۱ : کفار۔

۷۲ : خارجی۔

۷۳ : بطلان والے۔

۷۴ : سخت جھوٹے۔

۷۵ : سرداران کفر و بدمذہبی و گمراہی۔

۷۶ : عالموں۔ فقیروں۔ نیکوں کی وضع بنتے ہیں اور باطن ان خباثتوں سے بھرا ہوا ہے

۷۷ : ان کا نہ روزہ قبول۔ نہ نماز۔ نہ زکوٰۃ نہ حج نہ کوئی فرض نہ نفل۔

۷۸ : کفری نجاستوں میں بھرے۔

۷۹ : اس کی توبہ قبول نہ کی جائے گی۔

۸۰ : ہر مجلس میں ان کی تحقیر واجب ان کی پردہ دری صواب۔

وغیرہ وغیرہ۔

یہ تمام الفاظ سب وشتم ہم نے "تمہیدِ ایمان" ۔ "خلاصہ فوائد فتاویٰ" اور "حسام الحرمین" سے نقل کئے ہیں۔ یہ تینوں کتابیں درحقیقت گالیوں کا مجموعہ ہیں۔ خاص طور پر "خلاصہ فوائد فتاویٰ" میں تو احمد رضا خان صاحب نے چودہ صفحات میں تقریباً سات سو گالیاں جمع فرمائی ہیں۔ شاید اس خیال سے کہ آج کے دور میں اس طرح گالیاں شائع کرنا خود بریلوی جماعت کے لئے انتہائی رسوا کن اور اس کی تعمیر و ترقی میں رکاوٹ ثابت ہوگا۔

۱۳۹۵ھ ، ۱۹۷۵ء میں لاہور سے "حسام الحرمین" کا جو جدید ایڈیشن رضا خانیوں نے شائع کیا ہے اس کے ساتھ "خلاصہ فوائد فتاوے" کو شائع نہیں کیا۔ حالانکہ

اس سے پیشتر یہ کتابیں یکجا شائع ہوتی رہی ہیں ۔ چونکہ طوالت مضمون کا خطرہ ہے اس لئے چاہئے تو یہ تھا کہ ہم اسی " مشتے نمونہ از خروارے " پر اکتفاء کرتے ہوئے کہہ دیتے

ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا

لیکن بایں ہمہ جی یہ چاہتا ہے کہ بعض دیگر کتب کے بھی کچھ حوالے قارئین کرام کی نظر سے گزر جائیں ۔ تاکہ قارئین پر آفتاب نصف النہار کی طرح عیاں ہو جائے کہ عام بریلوی مصنفین عموماً ۔ اور احمد رضا خان صاحب خصوصاً تہذیب و شائستگی سے نہ صرف کوسوں دور ہیں بلکہ شاید متانت و سنجیدگی کے نام تک سے آشنا نہیں ہیں ۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ ان لوگوں نے اپنی تحریروں میں اپنے مخالفین کے خلاف وہ عامیانہ اور بازاری زبان استعمال کی ہے کہ جس پر شرم و حیاء ۔ اور شرافت و متانت سر پیٹ کر رہ گئی ہے ۔ بہر حال چند حوالے ملاحظہ فرمائیں ۔

مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور کے ایک فاضل جناب ابوالطاہر محمد طیب

صاحب اپنی مایہ ناز کتاب " تجانب اھل السنۃ عن اھل الفتنۃ " جو مظہر اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب کے خلیفہ اجل مولوی حشمت علی خانصاحب کی مصدقہ ہے ـــــ میں سرسید مرحوم کے خلاف لکھتے ہوئے رقمطراز ہیں ۔

۱ : " مدعیان تہذیب جدید کے اس مصلح اعظم کہلانے والے پیر نیچر (سرسید احمد خان صاحب) سے یہ شستہ شائستہ انتہائی مہذبانہ شریفانہ اندازِ گفتگو سیکھ کر اگر کوئی شخص یوں لیکچر دیتا پھرے کہ یہ سمجھنا کہ پیر نیچر (سرسید احمد خان صاحب) کے والد بزرگوار نے ان کی مادر مہربان کے ساتھ معاملات مجامعت (ہمبستری) کئے ہوں گے ۔ کبھی ان کے گلے میں ہاتھ ڈال کر پڑ گئے ہوں گے ۔ کبھی ان کی ران پر سر دھرا ہوگا ۔ کبھی ان کو چھاتی سے لپٹایا ہوگا ۔ کبھی ان کے لب جان بخش کا بوسہ لیا ہوگا ۔ کبھی اپنے مکان کے

کسی کونے میں ان کے ساتھ کچھ کرنے لگے ہوں گے۔ کبھی کسی کونے میں کچھ کرنے لگے ہوں گے۔ ایسا بے ہودہ پن کیا ہو گا جس پر تعجب ہوتا ہے۔ اگر پیر نیچر (سر سید احمد خان صاحب) کے والد بزرگوار اور ان کی مادر مہربان کے درمیان یہی معاملات ہوتے ہوں گے تو بے مبالغہ بازاری عورتوں اور ان کے آشناؤں کے حالات ان سے ہزار درجہ بہتر ہیں۔“ لہ

ایک دوسرے مقام پر اپنے مخالفین کے لئے یہ زبان استعمال کی ہے۔

۲ ؛ ” اس کا مطلب تو یہ ہے کہ تمہارے دھرم میں تمہاری جورو اور ماں دونوں ایک، تمہارا باپ اور بیٹا دونوں ایک، گوبر اور حلوا دونوں ایک، فیرنی اور پاخانہ دونوں ایک، تمہارا منہ اور پاخانہ پھرنے کی جگہ دونوں ایک، تمہاری بہنوں بیٹیوں کے سب اعضاء اور غیر مردوں کے بدن دونوں ایک، حلال و حرام دونوں ایک، زنا اور نکاح دونوں ایک، اپنی بیوی کے حقوق زوجیت ادا کرنا اور کسی مرد سے منہ کالا کرنا دونوں ایک، .... پانچ سطروں کے بعد ارشاد ہوتا ہے۔

” اور اگر دوسری صورت کا اقرار ہے تو اس پر کھلم کھلا عمل پیرا ہونے سے کیوں انکار ہے۔ کسی میدان۔ کسی تاریخ۔ کسی وقت کا اشتہار دیکر مجمع عام میں اپنی اس ابلیسی چمپر توحید کے تماشے دکھاؤ۔ حلوے کے بدلے پاخانہ کھاؤ۔ شربت کے بدلے پیشاب نوش فرماؤ۔ اپنی ماں

لہ تجانب اہل السنۃ ؛ ص ۵۵۔

بہن بیٹی ۔ جورو کے ماتھوں پر جلی قلم سے " الوقف فی سبیل الشیطان " کا سائن بورڈ لکھوا کر برسرِ میدان پھراؤ ۔ خود بھی اپنی پشت پر موٹے موٹے حروف میں " وقف فی سبیل ابلیس " کا بلا لگوا کر سارے میدان کا چکر لگاؤ اور ہر قسم کے شیطانی کاموں کے لئے خود بھی وقف ہو جاؤ اور اپنی ماں ۔ بہن ۔ بیٹی ۔ جورو کو اپنی چیر توحید کی تبلیغ کے لئے وقف کراؤ ۔ " لہ

۳ : احمد رضا خان صاحب کی مایۂ ناز کتاب " سبحٰن السبوح " کیساتھ چند رسائل مزید شائع ہوئے ہیں ۔ جو درحقیقت احمد رضا خان صاحب کے افادات و افاضات ہیں ۔ ان میں ایک مقام پر ارشاد ہوتا ہے ۔

" آپ کیا سمجھے کیسی کج فہمی ۔ ایں نہ آں باشد کہ تو می فہمی ۔ وہ کج فہمی کہ بلقوت وہی ۔ کہئے کوہ تو سنیں گنگوہ ۔ سنیں گنگوہ تو سمجھیں اندوہ ۔ سمجھیں اندوہ تو کہیں انبوہ ۔ کہیں انبوہ تو لکھیں کنبوہ ۔ لکھیں کنبوہ تو پڑھیں کنکوا ۔ پڑھیں کنکوا تو یاد کوا ۔ میرے قلم سے حاشا وکلا کوئی کلمہ مہمی سے نہ نکلا ۔ " ۲ہ

دو ڈھائی صفحہ بعد یہ شعر تحریر فرمایا ہے ۔ ؎

رحم اس ساعد نازک پہ جسے اس کے نصیب
لا گئے ہوں پنجۂ مرداں میں لچکنے کے لئے

ایک اور مقام پر دیوبندیوں کو خطاب ہے ۔

" عورت قادر ہے کہ زنا کر لے تو تمہارا امام اور تمہارے پدرِ تعلیم کے

لہ تجانب اہل السنۃ ، ص ۲۸۴ ؛ ۲ہ سبحان السبوح ، ص ۱۱۲ ۔

کلیہ سے قطعاً واجب کہ تمہارا خدا بھی زنا کرا سکے ورنہ دیوبند میں چکلہ والی فاحشات اس پر قہقہے اڑائیں گی کہ نکھٹو تو ہمارے برابر بھی نہ ہو سکا۔ پھر کاہے پر خدائی کا دم مارتا ہے۔ اب آپ کے خدا میں فرج بھی ضرور ہوئی ورنہ زنا کاہے میں کرا سکے گا ---------- تعجب تھا کہ خدا کے لئے آلہ مردمی ہو تو اس کے مقابل عورت کہاں سے آئے گی۔ اندام زنی ہو تو اس کے لائق اسے مرد کہاں سے ملے گا۔ کہ اس کی ہر چیز نامحدود و بے انتہا ہو گی یوں تو ایک خدائن ماننی پڑے گی جو اس کی وسعت رکھے۔ اور ایک بڑا ڈیل خدا ماننا ہو گا جو اس کی ہوس بھر سکے"[1]

تقریباً ڈیڑھ صفحہ بعد یوں گوہر افشانی ہوتی ہے۔

"ایک رنڈی کہ فاسقوں کی محفل میں رقص کرتی ہے لحظہ لحظہ کس قدر اپنی جہتیں بدلتی ہے۔ اگر ان (دیوبندیوں) کا معبود یوں ہی نہ گھوم سکا تو رنڈی سے بھی گیا گزرا ---------- تو مشعلچی کی طرح رنڈی کے ساتھ گھومے گا بھی، خود بھی ناچے گا اور ڈگڈگی بجا کر بندر نچا کر اپنے پاس گھمائے گا بھی۔ نٹ کی طرح بانس پر چڑھ کر کلا کھیلے گا"[2]

الی آخر الھذیانات۔

۴: ایک مقام پر بریلویوں کے مفتی اعظم ہند اور احمد رضا خان صاحب کے فرزند ارجمند جناب محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب۔ حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس اللہ سرہ العزیز (م ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء) کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔

---

[1] سبحان السبوح: ص ۱۴۲ [2] سبحان السبوح: ص ۱۴۴

"تھانوی صاحب! اس دسویں کیاری پر اعتراضات میں ہمارے اگلے تین پیپر نظر ڈال لئے۔ دیکھئے وہ رسیلیا والے پر کیسے ٹھیک اتر گئے۔ کیا انہی حزبات عظیم کے بعد بھی نہ سوجھی ہوگی" [1]

"وہ (حضرت تھانوی مرحوم) کہتی ہے میں یوں نہیں مانتی میری بھڑائی پر اترو" [2]

"خصم کے کرتے لے وار کی گھبراہٹ میں سب کچھ تو ان کہی بول گئی" [3]

"اب جو مسلمانوں نے آڑے ہاتھوں لیا چھکے چھوٹ گئے۔ سینے ٹوٹ گئے۔ تیور پھٹ گئے۔ دم الٹ گئے۔ معاف کیجئے معاف کیجئے آپ جیتے میں ہارا ؏ لب نازک سے صدا آنے لگی لبس لبس کی" [4]

"اف ری رسیلیا! تیرا بھولاپن خون پونچھتی جا اور کہہ خدا جھوٹ کرے" [5]

جناب مولوی محمد طیب صاحب قادری برکاتی۔ فاضل مرکزی دار العلوم حزب الاحناف لاہور کی چند عبارتیں ملاحظہ ہوں۔

"طلاق تو نکاح کی ہوتی ہے۔ دیوبندی اگر بوقت نکاح بھی دیوبندی تھا تو نکاح منعقد ہی نہیں ہوا۔ اور اگر اس وقت سنی تھا بعد کو دیوبندی بنا تو اب مرتد ہو گیا۔ اور مرتد ہوتے ہی نکاح فسخ ہو گیا بہر حال کسی صورت میں طلاق کی حاجت نہیں" [6]

---

[1] وقعات السنان: ص ۵۱؛ [2] وقعات السنان: ص ۵۲؛ [3] وقعات السنان ص ۶۶؛ [4] وقعات السنان: ص ۶۸؛ [5] وقعات السنان: ص ۶۰؛ [6] العضوب السنیہ علی الاحزاب الدیوبندیہ: ص ۲۹؛

" پیر بخش کے بیٹے ہدایت احمد اور فرید بخش کی بیٹی کریم النساء دونوں دیوبندی دھرم پر حرامی ہوئے یا نہیں ؟ ان دونوں کے باہمی نکاح سے جناب گنگوہی جی پیدا ہوئے۔ تو گنگوہی جی کیسے لوگوں کی کیسی اولاد ہوئے ؟ ------- ابھی تو صرف گنگوہی جی کا نسب نامہ بطورِ نمونہ لکھا گیا ہے آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ ایک ایک دیوبندی کا حرامی و مجہول النسب ہونا دیوبندی دھرم سے ثابت کر دیا جائے گا " [1]

" دربھنگی جی ! واحد العین صاحب سے پوچھئے کہ آپ کی سمجھ شریف کے اندر داخل ہوا یا ابھی اور داخل کرانے کی ضرورت ہے " [2]

حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہ العزیز کے بارے میں فاضل مذکور رقمطراز ہیں۔

" اور شیطان اجودھیا باشی نے " [3]

جناب احمد رضا خان صاحب نے علماء دیوبند کے جو عقائد بیان کئے ہیں ان پر بھی ذرا ایک نظر ڈال لیجئے تاکہ ان کے افتراءات اور بہتانات اور ان کے اندازِ تحریر کا آپ حضرات قدرے اندازہ کر سکیں۔ فرماتے ہیں۔

" دیوبندی ایسے کو خدا کہتا ہے جسے مکان۔ زمان۔ جہت۔ ماہیت ترکیب عقلی سے پاک کہنا بدعتِ حقیقیہ کے قبیل سے اور صریح کفروں کے ساتھ گننے کے قابل ہے۔ اس کا سچا ہونا کچھ ضرور نہیں جھوٹا بھی ہو سکتا ہے

---

[1] العضوب السنیہ : ص ۳۱ ؛ [2] العضوب السنیہ : ص ۶۰ ؛ [3] العضوب السنیہ : ص ۱۷ ، دحاشیہ)۔

ایسے (کو)، کہ جس کی بات پر اعتبار نہیں۔ نہ اس کی کتاب قابل استناد
نہ اس کا دین لائق اعتماد۔ ایسے کو جس میں ہر عیب ونقص کی گنجائش ہے۔
جو اپنی شیخیت بنی رکھنے کو قصداً عیبی بننے سے بچتا ہے۔ چاہے تو ہر گندگی
میں آلودہ ہو جائے۔ ایسے کو جس کا علم حاصل کئے سے ہوتا ہے۔ اس کا
علم اس کے اختیار میں ہے چاہے تو جاہل رہے۔ ایسے کو جس کا بہکنا،
بھولنا۔ سونا۔ اونگھنا۔ غافل رہنا۔ ظالم ہونا۔ حتیٰ کہ مر جانا سب کچھ
ممکن ہے۔ کھانا پینا۔ پیشاب کرنا۔ پاخانہ پھرنا۔ ناچنا۔ تھرکنا،
نٹ کی طرح کلا کھیلنا۔ عورتوں سے جماع کرنا۔ لواطت (لونڈے بازی)
جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا۔ حتیٰ کہ مخنث کی طرح خود مفعول
بننا (لونڈے بازی کروانا)۔ کوئی خباثت۔ کوئی فضیحت اس کی شان
کے خلاف نہیں۔

وہ کھانے کا منہ اور بھرنے کا پیٹ۔ اور مردمی اور زنی کی علامتیں
(مردانہ و زنانہ شرمگاہیں) بالفعل (فی الحال) رکھتا ہے۔ صمد نہیں
جوف دار کھکل ہے۔ سبوح، قدوس نہیں۔ خنثیٰ مشکل (ہیجڑا) ہے۔
یا کم از اپنے آپ کو ایسا بنا سکتا ہے۔ اور یہی نہیں بلکہ اپنے آپ کو
جلا بھی سکتا ہے۔ ڈبو بھی سکتا ہے۔ زہر کھا کر۔ یا اپنا گلا گھونٹ کر
بندوق مار کر خودکشی بھی کر سکتا ہے۔ اس کے ماں۔ باپ۔ جورو (بیوی)
بیٹا سب ممکن ہیں۔ بلکہ ماں۔ باپ ہی سے پیدا ہوا ہے۔ ربڑ کی
طرح پھیلتا سمٹتا ہے۔ برہما کی طرح چومکھا ہے۔"[1]

---

[1] فتاویٰ رضویہ: ج ۱ ص ۹۱، ۹۲؛

"رضاخانی تہذیب" ایک ایسا طویل الذیل عنوان ہے کہ جس پر کما حقہ روشنی ڈالنے کے لئے ایک مستقل مبسوط تصنیف کی ضرورت ہے۔ خدا کرے کوئی صاحب اس طرف توجہ فرمائیں۔ اور رضاخانیوں کی تمام کتب و رسائل کھنگال کر ان کی تہذیب و شائستگی کے آبدار موتی کسی ایک لڑی میں پرو دیں۔ اگر ایسا ہو گیا تو یہ امت اسلامیہ پر ایک عظیم احسان ہو گا۔

بہر حال جو کچھ برسبیل تذکرہ ہم نے پیش کیا ہے گو برائے نام سہی اس سے رضاخانیوں کی تہذیب و متانت۔ اور سنجیدگی و شائستگی نیز شرافت و نجابت کا اندازہ کرنا کچھ مشکل نہیں۔ ان حالات میں بقول غالب۔ ع

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں

اگر جواب میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا لب و لہجہ قدرے درشت اور سخت ہو گیا تو یہ ایک قدرتی بات ہے۔ اس پر یہ پھبتی کسنا کہ "کوثر و تسنیم کی دھلی ہوئی زبان شاید یہی ہے۔" انہی لوگوں کا کام ہے۔ جن کے بارے میں کہا گیا ہے ؎

غیر کی آنکھ کا تنکا تجھ کو آتا ہے نظر

دیکھ اپنی آنکھ کا غافل ذرا شہتیر بھی

لیکن بایں ہمہ حضرت مدنی مرحوم و مغفور کا لکھا ہوا کوئی ایک کلمہ بھی عالمانہ شان اور شریفانہ وقار کے خلاف نہیں ہے۔ آخر حضرت مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے اوپر عائد شدہ الزامات کے جواب میں احمد رضا خان صاحب کو کذاب۔ افترا پرداز لوگوں کو گمراہ کرنے والا۔ اور دجل و تلبیس سے کام لینے والا، نہ فرماتے تو پھر کیا کہتے؟ احمد رضا خان صاحب اور ان کی صلبی و معنوی ذریت کی بازاری بلکہ فاحشانہ زبان کے خلاف اس قدر محتاط انداز بیان اختیار کرنے پر قدغن لگانے کا اس کے سوا اور کیا مطلب ہو گا؟ ؎